فہم القرآن سیریز نمبر 1
سورۃ سیریز

سُورَةُ النَّبَا

www.KitaboSunnat.com

قرآنا عجبا

سوال و جواب کی صورت میں
قرآن مجید کی ہر آیت کی وضاحت

نگہت ہاشمی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تفسیر سورۃ النبا

نگہت ہاشمی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تفسیر سورۃ النبا

نگہت ہاشمی

النور پبلیکیشنز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

نام کتاب : تفسیر سورۃ النبا

مصنفہ : نگہت ہاشمی

طبع اول : مئی 2018ء

تعداد : 2100

ناشر : النور انٹرنیشنل

لاہور : 102-H گلبرگ III، نزد فردوس مارکیٹ، لاہور

فون نمبر : 0336-4033045, 042-35881169, 042-35851301

کراچی : گراؤنڈ فلور کراچی بیچ ریزیڈنسی نزد بلاول ہاؤس، کلفٹن بلاک III، کراچی

فون نمبر : 0336-4033034 - 021-35292341-42

فیصل آباد : 121-A فیصل ٹاؤن، ویسٹ کینال روڈ، فیصل آباد

فون نمبر : 03364033050, 041-8759191

ای میل : sales@alnoorpk.com

ویب سائٹ : www.alnoorpk.com

فیس بک : Nighat Hashmi, Alnoor International

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست

سورۃ النبا تعارف	9
رکوع ❖ 1	9
رکوع ❖ 2	26

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ابتدائیہ

قرآن مجید کو انسان کے قلب وذہن اور زندگی میں اُتارنے کے لیے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جو طریقے اختیار کیے ہیں، اُن میں سے ایک اہم طریقہ سوال وجواب کا ہے۔ مثلاً سورۃ المدثر میں اللہ تعالیٰ سوال کرتے ہیں:

﴿وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ﴾

''اور تمہیں کس نے خبر دی کہ دوزخ کیا ہے؟'' (27)

پھر اگلی ہی آیات میں جواب دیا جاتا ہے:

﴿لَا تُبْقِيْ وَ لَا تَذَرُ ﴿٢٨﴾ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ﴿٢٩﴾ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿٣٠﴾﴾

''نہ وہ باقی رکھے گی اور نہ وُہ چھوڑے گی۔ کھال کو جھلسا دینے والی ہے۔ اُس پر انیس فرشتے مقرر ہیں''

سورۃ البلد میں اللہ تعالیٰ خود ہی سوال اُٹھا کر جواب دیتے ہیں:

﴿وَ مَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ﴿١٢﴾ فَكُّ رَقَبَةٍ ﴿١٣﴾ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ﴿١٤﴾ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ﴿١٥﴾
اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ﴿١٦﴾ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَ تَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ﴿١٧﴾﴾

''اور تم کیا جانو کہ کیا ہے وہ دشوار گزار گھاٹی؟ کسی گردن کا چھڑانا یا کسی بھوک والے دن کھانا کھلانا، کسی رشتے دار یتیم کو یا خاک نشین محتاج کو، پھر یہ کہ وہ اُن لوگوں میں ہو جو ایمان لائے اور جنہوں نے ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی اور ایک دوسرے کو رحم کرنے کی نصیحت کی''

سوال آدھا علم ہے۔ سوال جب اُٹھایا جاتا ہے تو ذہن متوجہ ہو جاتا ہے پھر جب جواب آتا ہے تو اس کا اثر گہرا ہوتا ہے۔ نبی ﷺ کثرت سے اس طریقے کو استعمال فرماتے تھے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، انہوں نے بیان کیا:

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ؟

قَالُوا: يَارَسُولَ اللّٰهِ مَا مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ؟

قَالَ: فَإِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ، وَمَالُ وَارِثِهِ مَا أَخَّرَ (صحیح بخاری:6442)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کون ہے جسے اپنے مال سے زیادہ اپنے وارث کا مال پیارا ہو؟''

انہوں نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ ﷺ! ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جس کو اپنا مال زیادہ پیارا نہ ہو۔''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''بے شک اُس کا مال وہ ہے جو اس نے آگے بھیجا (یعنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا)

اور اس نے جو (مال) پیچھے چھوڑا، وہ اس کے وارث کا مال ہے۔''

ہر آیت میں غور وفکر کے بہت سے پہلو ہوتے ہیں لیکن انسان عام طور پر انہیں نظر انداز کر کے گزر جاتا ہے۔ یہ پہلو سوال کی صورت میں سامنے آئیں تو انسان رُک کر سوچتا ہے۔ سوال و جواب کے انداز میں سیکھنا زیادہ آسان ہو جاتا ہے۔ انسان کو سوالوں کے جواب مل جائیں تو اطمینان ہو جاتا ہے اور دل جمتا ہے۔

قرآن حکیم کو سوال و جواب کی صورت میں قُرْاٰنًا عَجَبًا کے نام سے مرتّب کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہر آیت کے اہم پہلوؤں کو سوال کی صورت میں اُٹھایا ہے اور نکات (Points) کی صورت میں ان کا جواب قرآن حکیم ہی سے لینے کی کوشش کی ہے۔ میں نے تجربہ کیا ہے کہ اس طرح اہم نکات (Tips) پر آجاتے ہیں، وہ نکات جن پر انسان عام طور یا تو سوچتا نہیں یا پھر ویسے ہی گزر جاتا ہے۔ قرآن مجید کو اس انداز میں پڑھ کر ہر وہ شخص فائدہ اُٹھا سکتا ہے جو قرآن کے راستے کا مسافر بننا چاہتا ہے۔ اگرچہ سوال و جواب کے طریقے سے شعور بیدار ہوتا ہے لیکن ایک انسان کا علم محدود ہے، سمجھ محدود ہے، فرشتوں کی بات کو سامنے رکھیں تو اپنے علم کی حقیقت سامنے آتی ہے۔

﴿سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ﴾

''آپ پاک ہیں جو آپ نے ہمیں سکھایا ہے اس کے سوا ہمیں کچھ علم نہیں

یقیناً آپ ہی سب کچھ جاننے والے، کمال حکمت والے ہیں'' (البقرہ:32)

میں ان سب کی بہت ممنون ہوں جنہوں نے اس کاوش کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں میری مدد کی۔ قارئین سے درخواست ہے غلطیوں کی نشاندہی ضرور کریں۔ اگر اس سے کوئی بھلائی نصیب ہو تو اسے اللہ تعالیٰ کا کرم سمجھ لیں، آخرت کی فکر لاحق ہو جائے تو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ میری خطاؤں سے درگزر فرمائے۔ آمین

دُعاؤں کی طلب گار

نگہت ہاشمی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

آیاتھا ۴۰ ۷۸ سُوْرَۃُ النَّبَاِ مَکِّیَّۃٌ ۸۰ رکوعاتھا ۲

سوال 1: سورۃ النباء کب نازل ہوئی؟ اس کی کتنی آیات اور کتنے رکوع ہیں؟

جواب: سورۃ النباء مکی سورت ہے۔ اس کے دو رکوع اور چالیس آیات ہیں۔ مصحف میں ترتیب کے اعتبار سے 78 ویں نمبر پر ہے اور ترتیب نزولی کے اعتبار سے اس کا نمبر 80 ہے۔

سوال 2: اس سورت کا نام النباء کیوں ہے؟

جواب: اس سورت کا نام آیت نمبر 2 سے ماخوذ ہے۔ اس سورت میں بڑی خبر یعنی قیامت اور بعث کا ذکر ہے۔ اس لیے اس کا نام النباء ہے۔ اس سورت میں قیامت اور موت کے بعد کی زندگی کے خوب صورت دلائل ہیں۔

سوال 3: سورۃ النباء کے بارے میں نبی ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ آپ ﷺ بوڑھے ہو گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھ کو سورۃ ہود اور واقعہ اور مرسلات اور عم یتسالون اور اذا الشمس کورت نے بوڑھا کر دیا۔ (یعنی ان میں جو قیامت کی خبریں اور عذاب کی آیتیں ہیں ان سے میں بوڑھا ہو گیا ہوں) (جامع ترمذی: 3297)

رکوع نمبر 1

رکوع کے مقاصد

اس رکوع کو پڑھنے کے بعد ہمیں اس قابل ہو جانا چاہیے کہ

(1) فیصلے کے دن کے بارے میں جان سکیں۔ (النبا: 17)

(2) حساب کی امید نہ رکھنے کے اسباب کو سمجھ سکیں۔ (النبا: 27)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ﴾

"کس چیز کے بارے میں وہ ایک دوسرے سے سوال کرتے ہیں" (1)

سوال: ﴿عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ﴾ "کس چیز کے بارے میں وہ ایک دوسرے سے سوال کرتے ہیں" اس آیت کی وضاحت کریں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب:(1)﴿عَمَّ﴾ ''کس چیز کے بارے میں'' کس چیز کے متعلق۔

(2)﴿یَتَسَآءَلُوْنَ﴾ ''وہ ایک دوسرے سے سوال کرتے ہیں'' قریش ایک دوسرے سے پوچھ رہے ہیں۔

(3)یعنی لوگ کس بات کی کھوج لگانے اور کس چیز کی تحقیق کرنے میں مشغول ہیں؟ کیا پوچھنے سے بات ان کی سمجھ میں آجائے گی؟

(4) کفارِ مکہ قیامت کے بارے میں، قرآنِ مجید کے بارے میں، رسول اللہ ﷺ کی رسالت کے بارے میں ایک دوسرے سے پوچھ گچھ کرتے تھے۔

(5) کافر انکار کرنے اور مذاق اڑانے کے لئے ایمان والوں سے اور نبی ﷺ سے سوال کرتے تھے کہ وہ قیامت کب آئے گی؟ اس کے آنے میں دیر کیوں ہے؟

﴿عَنِ النَّبَاِ الْعَظِیْمِ﴾

''بڑی خبر کے بارے میں'' (2)

سوال1:﴿عَنِ النَّبَاِ الْعَظِیْمِ﴾ ''بڑی خبر کے بارے میں'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب:﴿عَنِ النَّبَاِ الْعَظِیْمِ﴾ ''بڑی خبر کے بارے میں'' یعنی جس کے بارے میں وہ سوال کر رہے ہیں وہ بہت عظیم چیز ہے۔

سوال2: بڑی خبر سے کیا مراد ہے؟

جواب:(1)اس سے مراد قیامت ہے یعنی کائنات کے خاتمے کے بعد انسانوں کا جی اُٹھنا۔(2)اس سے مراد قرآنِ مجید ہے۔

﴿الَّذِیْ هُمْ فِیْهِ مُخْتَلِفُوْنَ﴾

''جس کے بارے میں وہ اختلاف کرنے والے ہیں'' (3)

سوال:﴿الَّذِیْ هُمْ فِیْهِ مُخْتَلِفُوْنَ﴾ ''جس کے بارے میں وہ اختلاف کرنے والے ہیں'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب:(1)﴿الَّذِیْ هُمْ فِیْهِ مُخْتَلِفُوْنَ﴾ ''جس کے بارے میں وہ اختلاف کرنے والے ہیں'' جس کے بارے میں لوگوں کے دو گروہ ہیں ایک مومن اور دوسرے کافر۔ کافروں کے اختلاف کے بارے میں مومن اللہ تعالیٰ کی خبروں پر یقین رکھتے ہیں۔ جب کہ کافر اختلاف کرتے ہیں۔

(2) کافروں کے اختلاف کے بارے میں رب العزت نے فرمایا:﴿وَقَالُوْا مَا هِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا نَمُوْتُ وَنَحْیَا وَمَا یُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا یَظُنُّوْنَ﴾ ''اور اُنھوں نے کہا کہ یہی بس ہماری دنیا کی زندگی ہے اسی میں ہم مرتے ہیں اور ہم جیتے ہیں اور ہمیں زمانے کے سوا کوئی ہلاک نہیں کرتا حالانکہ اس بارے میں انہیں کوئی علم نہیں، وہ محض گمان کی باتیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں''۔(الجاثیہ:24)

(3) ﴿وَإِذَا قِيلَ إِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيهَا قُلْتُم مَّا نَدْرِي مَا السَّاعَةُ إِن نَّظُنُّ إِلَّا ظَنًّا وَمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِينَ﴾ ''اور جب کہا جاتا تھا کہ یقیناً اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت میں کوئی شک نہیں تو تم کہتے تھے کہ ہم نہیں جانتے کہ قیامت کیا ہوتی ہے؟ ہم تو ایک معمولی گمان رکھتے ہیں اور ہم پورا یقین کرنے والے نہیں ہیں''۔(الجاثیہ:32)

(4) ﴿إِنْ هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ﴾ نہیں ہے یہ مگر ہماری دنیا کی زندگی۔ ہم یہیں مرتے اور جیتے ہیں اور ہم ہرگز اٹھائے جانے والے نہیں ہیں۔(المومنون:37)

(5) قیامت کے دور ہونے کی وجہ سے ان کا اختلاف بڑھ گیا ہے حالانکہ وہ ایسی خبر ہے جس میں کوئی شک کا امکان نہیں۔

﴿كَلَّا سَيَعْلَمُونَ﴾

''ہرگز نہیں! جلد ہی وہ جان لیں گے''(4)

سوال1: ﴿كَلَّا سَيَعْلَمُونَ﴾ ''ہرگز نہیں! جلد ہی وہ جان لیں گے'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب: موت کے بعد کی زندگی کو نہ ماننے والوں کے بارے میں فرمایا: ﴿كَلَّا سَيَعْلَمُونَ﴾ ''ہرگز نہیں! جلد ہی وہ جان لیں گے'' یعنی جب ان پر دنیا میں عذاب آئے گا۔ یا آخرت کے عذاب میں مبتلا ہوں گے۔ تو انہیں علم ہو جائے گا کہ وہ کس چیز کو جھٹلاتے تھے۔

سوال2: جواب دینے کی بجائے یہ بات کیوں کہی گئی کہ جلد ہی وہ جان لیں گے؟

جواب: یہ بات ڈانٹ کے طور پر کہی گئی ہے کہ جلد ہی وہ جان لیں گے۔

﴿ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ﴾

''پھر ہرگز نہیں! جلد ہی وہ جان لیں گے''(5)

سوال: ﴿ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ﴾ ''پھر ہرگز نہیں! جلد ہی وہ جان لیں گے'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب: (1) موت کے بعد کی زندگی کو نہ ماننے والوں کے لئے تاکیدی دھمکی کے بارے میں قرآن میں مختلف مقامات پر رب العزت نے فرمایا: ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ (1) يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَىٰ وَمَا هُم بِسُكَارَىٰ وَلَٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيدٌ (2)﴾ ''اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو، یقیناً قیامت کا زلزلہ بہت بڑی چیز ہے۔ جس دن تم اُسے دیکھو گے ہر دودھ پلانے والی اس سے غافل ہو جائے گی جسے اس نے دودھ پلایا اور ہر حاملہ اپنا حمل ڈال دے گی اور آپ لوگوں کو مدہوش دیکھیں گے حالانکہ وہ مدہوش نہ ہوں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کا عذاب ہی بڑا سخت

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ہوگا۔(الجن:2,1)

(2)﴿ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ ۚ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ ۘ ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ۭ يَسْـَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ۭ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴾

''وہ آپ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ اس کا قیام کب ہوگا؟ آپ کہہ دیں: ''یقیناً اس کا علم میرے رب ہی کے پاس ہے۔ اس کے وقت پر اس کے سوا اسے کوئی ظاہر نہیں کرے گا، وہ (حادثہ) آسمانوں اور زمین میں بھاری ہے، تم پر وہ اچانک ہی آئے گی۔ وہ آپ سے سوال کرتے ہیں گویا آپ اس کی پوری تحقیق کرنے والے ہیں۔ آپ کہہ دیں: ''بلاشبہ اس کا علم اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔'' (الاعراف:187)

﴿ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ﴾

''کیا ہم نے زمین کو فرش نہیں بنایا'' (6)

سوال: ﴿ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ﴾ ''کیا ہم نے زمین کو فرش نہیں بنایا'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب: ﴿ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ﴾ ''کیا ہم نے زمین کو فرش نہیں بنایا'' کیا ہم نے تم پر انعام نہیں کیا کہ زمین کو تمہارے لئے نرم اور ہموار بنا دیا تا کہ تم اس پر کھیتی باڑی کرو، گھر بناؤ، ایک مقام سے دوسرے مقام تک سہولت سے چلے جاؤ۔ رب العزت نے فرمایا: ﴿ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّجَعَلَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴾ وہ جس نے تمہارے لیے زمین کو گہوارہ بنایا اور تمہارے لیے اس میں راستے بنائے تا کہ تم ہدایت پاؤ۔ (الزخرف:10)

﴿ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ﴾

''اور پہاڑوں کو میخیں نہیں بنایا''؟ (7)

سوال: ﴿ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ﴾ ''اور پہاڑوں کو میخیں نہیں بنایا'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب: ﴿ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ﴾ ''اور پہاڑوں کو میخیں نہیں بنایا'' یعنی ہم نے زمین کو ٹھہرانے کے لئے تم پر انعام کیا کہ اس پر پہاڑوں کی میخیں گاڑ دیں تا کہ تم آرام سے زمین پر رہ سکو۔

﴿ وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ﴾

''اور ہم نے تمہیں جوڑا جوڑا پیدا کیا'' (8)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال:﴿وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا﴾ ''اور ہم نے تمہیں جوڑا جوڑا پیدا کیا'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب:(1)﴿وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا﴾ ''اور ہم نے تمہیں جوڑا جوڑا پیدا کیا'' یعنی ایک ہی جنس سے تمہارے جوڑے بنائے مرد اور عورت تا کہ تم ایک دوسرے سے سکون حاصل کرو اور تمہاری اولاد ہو۔ رب العزت نے فرمایا:﴿وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ﴾ ''اور اُس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اُس نے تمہارے لیے تمہاری جنس ہی سے بیویاں پیدا کیں تا کہ تم اُن سے سکون حاصل کرسکو اور اُس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت رکھ دی، بلاشبہ اس میں یقیناً اُن لوگوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں جو غور وفکر کرتے ہیں۔'' (الروم:21)

(2)﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَاۗءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَاۗءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا﴾ ''اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اُسی سے اس کی بیوی پیدا کی اور اس نے ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیئے اور اللہ تعالیٰ سے ڈر کر رہو جس کے واسطے سے تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور رشتہ داری (کو بگاڑنے) سے بھی ڈرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ تم پر ہمیشہ سے پورا نگہبان ہے''۔ (النساء:1)

﴿وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا﴾

''اور ہم نے تمہاری نیند کو باعثِ آرام بنایا'' (9)

سوال:﴿وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا﴾ ''اور ہم نے تمہاری نیند کو باعثِ آرام بنایا'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب:(1)﴿وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا﴾ ''اور ہم نے تمہاری نیند کو باعثِ آرام بنایا'' یعنی تمہاری نیند کو آرام اور راحت کا ذریعہ بنایا۔ یہ نیند ہے جو تمہارے کاموں کو منقطع کروا دیتی ہے۔ اگر وہ کام ہمیشہ جاری رہیں تو تمہارے بدن تکلیف میں آجائیں۔ کیا یہ خواب اور بے داری موت کے بعد کی زندگی کی نشانی اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کے کمال کی دلیل نہیں؟

(2) نیند کی اس نعمت کے بارے میں قرآن مجید میں مزید مقامات پر رب العزت نے فرمایا:﴿وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا﴾ ''اور وہی ہے جس نے رات کو تمہارے لیے پردہ پوش اور نیند کو آرام بنایا اور دن کو جی اُٹھنے کا وقت بنایا'' (الفرقان:47)﴿اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰٓى اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ﴾ ''اللہ تعالیٰ جانوں کو اُن کی موت کے وقت اور جن کی موت نہیں آئی اُن کو سونے کے وقت اپنے قبضے میں لے لیتا ہے پھر وہ اُسے روک لیتا ہے جس پر اُس نے موت کا فیصلہ کیا اور دوسروں کو ایک مقرر وقت تک

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

بھیج دیتا ہے، یقینا اس میں اُن لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو غور وفکر کرتے ہیں۔'' (الزمر:42) ﴿وَهُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيْهِ لِيُقْضٰٓى اَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ ثُمَّ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾ ''اور وہی ہے جو تمہیں رات کو وفات دیتا ہے اور جو کچھ تم دن میں کرتے ہو اس کو وہ جانتا ہے پھر وہ اس (دن) میں تمہیں اُٹھا دیتا ہے تاکہ مقررہ مدت پوری کی جائے پھر اس کی طرف تمہاری واپسی ہے پھر وہ تمہیں اس کی خبر کردے گا جو تم عمل کیا کرتے تھے۔'' (الانعام:60)

﴿وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا﴾

''اور ہم نے رات کو پردہ پوش بنایا'' (10)

سوال: ﴿وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا﴾ ''اور ہم نے رات کو پردہ پوش بنایا'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب: (1) ﴿وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا﴾ ''اور ہم نے رات کو پردہ پوش بنایا'' جیسے آدمی کپڑا اوڑھ کر اپنے بدن کو چھپا لیتا ہے اسی طرح رات کی تاریکی مخلوق کی پردہ داری کرتی ہے اور جو کام چھپانے کے لائق ہوں عموماً رات کے اندھیرے میں کئے جاتے ہیں اور حسی طور پر بھی شب کو کپڑا اوڑھنے کی ضرورت دن سے زیادہ ہوتی ہے کیونکہ نسبتاً وہ وقت خنکی اور ٹھنڈک کا ہوتا ہے۔ (تفسیر عثمانی:850/2)

(2) یعنی رات سیاہ چادر کی طرح سب پر چھا جاتی ہے جس میں لوگ اپنا کام چھوڑ کر آرام کرتے ہیں۔ (مختصر ابن کثیر:2175/2)

(3) رب العزت نے فرمایا: ﴿وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى﴾ ''قسم ہے رات کی جب وہ چھا جائے!'' (الیل:1) شاعر بھی رات کو پردے سے تشبیہ دیتے ہیں۔

﴿وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا﴾

''اور ہم نے دن کو روزی کمانے کا وقت بنایا'' (11)

سوال: ﴿وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا﴾ ''اور ہم نے دن کو روزی کمانے کا وقت بنایا'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب: (1) ﴿وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا﴾ ''اور ہم نے دن کو روزی کمانے کا وقت بنایا'' یعنی دن کو روزی کمانے کا وقت بنایا تاکہ لوگ اس میں اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کریں۔

(2) رب العزت نے فرمایا: ﴿هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ﴾ ''وہی ہے جس نے تمہارے لیے رات بنائی تاکہ تم اس میں سکون حاصل کرو اور دن کو روشن بنایا، اس میں یقینا ان لوگوں کے لیے واقعتاً نشانیاں ہیں جو سنتے ہوں۔'' (یونس:67) (3) صبح کا اٹھنا قیامت کے بعد جی اٹھنے کی نشانی ہے۔

﴿وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا﴾

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''اور ہم نے تمہارے اُوپر سات مضبوط (آسمان) بنائے'' (12)

سوال 1: ﴿وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا﴾ ''اور ہم نے تمہارے اُوپر سات مضبوط (آسمان) بنائے'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب: (1) ﴿وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا﴾ ''اور ہم نے تمہارے اُوپر سات مضبوط (آسمان) بنائے'' رب العزت نے نظام شمسی کی جانب توجہ مبذول کروائی ہے کہ دیکھو کیسے مضبوط اور مزین سات آسمان بنا دیے ہیں۔

(2) یعنی تمھارے اوپر سات آسمان بنائے جو قوت، صلابت اور سختی کی انتہا پر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے ان کو تھام رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو زمین کے لیے چھت بنایا۔ (تفسیر سعدی:2898/3)

سوال 2: آسمان کی مضبوطی کی کیا دلیل ہے؟

جواب: آسمان میں سے ہر ایک کا فاصلہ 500 سال کی مسافت جتنا ہے جو اس کی مضبوطی کی دلیل ہے۔

﴿وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا﴾

''اور ہم نے ایک بہت گرم روشن چراغ بنا دیا'' (13)

سوال: ﴿وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا﴾ ''اور ہم نے ایک بہت گرم روشن چراغ بنا دیا'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب: (1) ﴿وَّهَّاجًا﴾ الوھج بمعنی سورج یا آگ کی بھڑک جس میں تپش بھی اور چمک بھی۔ (تیسیر القرآن:583/4)

(2) ﴿وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا﴾ ''اور ہم نے ایک بہت گرم روشن چراغ بنا دیا'' یعنی سورج کی روشنی مخلوق کی ضرورت ہے۔ اس کی تپش میں پھلوں کو پکانے کی قوت ہے۔ اور اس میں دیگر منافع بھی موجود ہیں جس نے سورج بنایا اس کی قدرت پر غور کرو گے تو معلوم ہوگا کہ وہ جو اتنے بڑے جہان بنانے پر قادر ہے وہ موت کے بعد کی زندگی پر بھی قادر ہے۔

﴿وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا﴾

''اور ہم نے پانی بھرے بادلوں سے کثرت سے برسنے والا پانی اُتارا'' (14)

سوال 1: ﴿وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا﴾ ''اور ہم نے پانی بھرے بادلوں سے کثرت سے برسنے والا پانی اُتارا'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب: (1) ﴿الْمُعْصِرٰتِ﴾ سے مراد ہوا بھی ہے اور بادل بھی جو قطرہ قطرہ پانی برساتے ہیں۔

(2) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہوائیں چلتی ہیں، ادھر سے ادھر بادلوں کو لے جاتی ہیں اور پھر ان بادلوں سے خوب بارش برستی ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور زمین کو سیراب کرتی ہے۔ (تفسیر ابن کثیر:481/5)

(3) وہ کون ہے جس کے حکم سے ہوا اپنی پیٹھ پر سمندر سے پانی کے مشکیزے بھر بھر کر فضا میں لا کر ان کے دھانے کھول دیتی ہے اور اس پیاسی زمین کو سیراب کر دیتی ہے جس سے مردہ زمین جی اٹھتی ہے اور کل جہاں خاک اڑ رہی تھی آج وہاں طرح طرح کے پھل پھول مسکراتے نظر آتے ہیں۔ کیا یہ زندگی، بعث بعد الموت نہیں؟ (تفسیر ابن کثیر:2176/2)

(4) اللہ رب العزت نے فرمایا: ﴿اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَيَبْسُطُهٗ فِي السَّمَآءِ كَيْفَ يَشَآءُ وَيَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ﴾ ''اللہ تعالیٰ وہ ہے جو ہوائیں بھیجتا ہے تو وہ بادل اُٹھاتی ہیں پھر وہ جس طرح چاہتا ہے اُنہیں آسمان میں پھیلا دیتا ہے اور انہیں ٹکڑوں میں تقسیم کر دیتا ہے چنانچہ آپ بارش کو دیکھتے ہیں کہ اُس کے درمیان سے نکل رہی ہے، پھر وہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے بارش برساتا ہے تب وہ بہت خوش ہوتے ہیں۔'' (الروم:48)

(5) ﴿وَاللّٰهُ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ﴾ ''اور اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی نازل کیا پھر اُس کے ذریعے زمین کو مردہ ہو جانے کے بعد زندہ کیا، بلاشبہ اس میں یقیناً ان کے لیے نشانی ہے جو سُنتے ہیں۔'' (النحل:65)

سوال 2: بکثرت پانیوں کا نازل کرنا کس چیز کی طرف توجہ دلاتا ہے؟

جواب: بکثرت پانیوں کا نزول توجہ دلاتا ہے کہ رب رحمٰن ہے جو انسانوں کو وافر رزق دیتا ہے اور بن مانگے دیتا ہے۔

﴿لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا﴾

''تاکہ ہم اُس کے ذریعے سے اناج اور پودے اُگائیں'' (15)

سوال: ﴿لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا﴾ ''تاکہ ہم اُس کے ذریعے سے اناج اور پودے اُگائیں'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب: (1) ﴿لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا﴾ ''تاکہ ہم اُس کے ذریعے سے اناج اُگائیں'' سے مراد ہے اللہ تعالیٰ پانی کے ذریعے زمین سے گندم، مکئی، چاول وغیرہ نکالتے ہیں۔

(2) ﴿وَّنَبَاتًا﴾ ''اور پودے اُگائیں'' سے مراد ہے ساری نباتات سبزیاں اور مویشیوں کی خوراک وغیرہ پیدا کرتے ہیں۔ رب العزت نے فرمایا: ﴿وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا ۚ وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۭ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ﴾ ''اور وہی ذات ہے جس نے آسمان سے پانی نازل کیا سو ہم نے اس سے ہر قسم کی نباتات اُگائیں، تو ہم نے اُس سے سبز کھیتی نکالی جس سے ہم تہ بہ تہ دانے نکالتے ہیں اور کھجور کے درختوں سے اس کے گابھوں سے جھکے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوئے خوشے ہیں اور انگور اور زیتون اور انار کے باغات ہیں آپس میں ملتے جلتے اور نہ ملنے جلنے والے، اس کے پھل کو دیکھو جب وہ پھل لائے اور جب وہ پکتا ہے بلاشبہ ان چیزوں میں یقیناً نشانیاں ہیں اُن کے لیے جو ایمان لاتے ہیں۔" (الانعام:99)

﴿وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا﴾

''اور گھنے باغات'' (16)

سوال: ﴿وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا﴾ ''اور گھنے باغات'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب: (1) ﴿وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا﴾ ''اور گھنے باغات'' بارش کے پانی سے ہی گھنے باغات پھلتے پھولتے اور شاداب رہتے ہیں۔ وہ ان باغات میں پھلوں کی لذیذ قسمیں پیدا کرتا ہے۔ سب ایک ہی زمین سے پیدا ہوتے ہیں جیسا کہ فرمایا: ﴿وَفِي الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّ جَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ ۣ وَنُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِي الْاُكُلِ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ﴾ ''اور زمین میں ایک دوسرے سے ملے ہوئے ٹکڑے ہیں اور انگوروں کے باغات ہیں اور کھیتیاں ہیں اور کھجوروں کے درخت ہیں، بعض کئی تنوں والے ہیں اور بعض ایک تنے والے ہیں، سب کو ایک ہی پانی سے سیراب کیا جاتا ہے اور ہم ان میں سے بعض کو مزے میں بعض پر فوقیت دیتے ہیں۔ بلاشبہ اس میں اُن لوگوں کے لیے یقیناً نشانیاں ہیں جو عقل سے کام لیتے ہیں۔" (الرعد:4)

(2) جس رب نے اتنی نعمتیں عطا کی ہیں جو نہ شمار کی جا سکتی ہیں نہ جن کی مقدار کا اندازہ کیا جا سکتا ہے تو تم اس کی دی ہوئی خبر کو کیسے جھٹلاتے ہو کہ تم موت کے بعد دوبارہ اٹھائے جاؤ گے؟

﴿اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا﴾

''یقیناً فیصلے کا دن ایک مقررہ وقت ہے'' (17)

سوال 1: ﴿اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا﴾ ''یقیناً فیصلے کا دن ایک مقررہ وقت ہے'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب: (1) ﴿اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا﴾ ''یقیناً فیصلے کا دن ایک مقررہ وقت ہے'' رب العزت نے قیامت کے بارے میں فرمایا کہ وہ میقات ہے یعنی مخلوق کے لیے مقرر کیا گیا فیصلے کا دن۔

(2) وہ قیامت کا دن ہے جس میں مومنوں اور کافروں، حق و باطل کے درمیان فیصلہ ہوگا۔ (تفسیر المحرر الوجیز: 425/5)

(3) ﴿فَتَوَلَّ عَنْهُمْ ۘ يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ اِلٰى شَيْءٍ نُّكُرٍ ۙ﴿۶﴾ خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ ۙ﴿۷﴾ مُّهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ ۭ يَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ﴿۸﴾﴾ ''چنانچہ آپ اُن سے منہ پھیر لیں۔ جس دن پکارنے والا ایک سخت ناگوار چیز کی طرف پکارے گا۔ ان کی نگاہیں جھکی ہوئی ہوں گی، وہ اپنی قبروں سے ایسے نکلیں گے گویا وہ منتشر ٹڈیاں ہوں۔ گردن اُٹھا کر پکارنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والے کی طرف دوڑنے والے ہوں گے، کافر کہیں گے: ''یہ تو بڑا مشکل دن ہے۔'' (القمر:6-8)

(4) یہ جمعہ کا دن ہوگا۔ رب العزت نے فرمایا:﴿وَمَا نُؤَخِّرُهٗٓ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ﴾ ''اور ہم اسے ایک گنی ہوئی مدت کے لئے ہی مؤخر کررہے ہیں۔'' (ھود:104)

سوال 2: پہلے اور بعد میں آنے والے انسانوں کے جمع ہونے اور وعدے کے دن کو فیصلے کا دن کیوں کہا ہے؟

جواب: انسانوں کے جمع ہونے کا مقصد انسانوں کا حساب کتاب اور انجام کا فیصلہ ہے۔ یہ فیصلہ ان کے اعمال کی روشنی میں کیا جائے گا۔ چونکہ اس دن سب سے زیادہ فیصلے ہوں گے اس لئے اسے فیصلے کا دن کہا گیا۔

﴿يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا﴾

''جس دن صور میں پھونک ماردی جائے گی تو تم فوج درفوج آ ؤ گے'' (18)

سوال:﴿يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا﴾ ''جس دن صور میں پھونک ماردی جائے گی تو تم فوج درفوج آ ؤ گے'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب: (1)﴿يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا﴾ ''جس دن صور میں پھونک ماردی جائے گی تو تم فوج درفوج آ ؤ گے'' یعنی جس دن اسرافیل علیہ السلام صور پھونکیں گے، جس دن دل دہل جائیں گے، جب پہاڑ ریزہ ریزہ ہوجائیں گے، جب آسمان پھٹ جائے گا، بچے بوڑھے ہوجائیں گے، اس دن تم فوج درفوج آ ؤ گے یعنی گروہ درگروہ آ ؤ گے۔ ہر عمل والے کا جداگانہ گروہ ہوگا۔

(2) ہر قوم اپنے نبی کے ساتھ بلائی جائے گی۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو صور پھونکے جانے کے درمیان چالیس فاصلہ ہوگا۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگردوں نے پوچھا کیا چالیس دن مراد ہیں؟ انہوں نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں پھر شاگردوں نے پوچھا کیا چالیس مہینے مراد ہیں؟ انہوں نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں۔ شاگردوں نے پوچھا کیا چالیس سال مراد ہیں؟ کہا کہ مجھے معلوم نہیں۔ کہا کہ پھر اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی برسائے گا۔ جس کی وجہ سے تمام مردے جی اٹھیں گے جیسے سبزیاں پانی سے اگ آتی ہیں۔ اس وقت انسان کا ہر حصہ گل چکا ہوگا۔ سوائے ریڑھ کی ہڈی کے اور اس سے قیامت کے دن تمام مخلوق دوبارہ بنائی جائے گی۔ (بخاری:4935)

﴿وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا﴾

''اور آسمان کھول دیا جائے گا تو وہ دروازے دروازے ہوجائے گا'' (19)

سوال:﴿وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا﴾ ''اور آسمان کھول دیا جائے گا تو وہ دروازے دروازے ہوجائے گا'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

جواب: (1)﴿وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ﴾ ''اور آسمان کھول دیا جائے گا'' فرشتوں کے نزول کے لیے آسمان کھول دیا جائے گا۔(ایسر التفاسیر:1718)

رب العزت نے فرمایا:﴿وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا﴾ ''اور جس دن آسمان بادل کے ساتھ پھٹ جائے گا اور فرشتے نازل کیے جائیں گے، لگاتار نازل کیا جانا۔'' (الفرقان:25)

(2)﴿فَكَانَتْ اَبْوَابًا﴾ ''تو وہ دروازے دروازے ہو جائے گا'' آسمان میں فرشتوں کے اترنے کے لیے بہت سے دروازے ہو جائیں گے۔(مختصر ابن کثیر:2/2177)

﴿وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا﴾

''اور پہاڑ چلائے جائیں گے تو وہ سراب ہو جائیں گے'' (20)

سوال1:﴿وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا﴾ ''اور پہاڑ چلائے جائیں گے تو وہ سراب ہو جائیں گے'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب: (1)﴿وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ﴾ ''اور پہاڑ چلائے جائیں گے'' یعنی پہاڑ جنہیں آپ اپنی جگہ جما ہوا دیکھتے ہو انہیں فضا میں اڑایا جائے گا۔ رب العزت نے فرمایا:﴿وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ؕ صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ؕ اِنَّهٗ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ﴾ ''اور آپ پہاڑوں کو دیکھو گے، آپ انہیں جما ہوا گمان کرو گے۔ حالانکہ وہی بادلوں کے چلنے کی طرح چل رہے ہوں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی کاریگری ہے جس نے ہر چیز کو خوب مضبوط بنایا ہے یقیناً وہ خوب باخبر ہے اُس سے جو تم کرتے ہو'' (النمل:88)

(2)﴿فَكَانَتْ سَرَابًا﴾ ''تو وہ سراب ہو جائیں گے'' یعنی علماء نے لکھا ہے کہ پہاڑوں کی یہ حالت (سراب بن جانا) نفخہ ثانیہ کے بعد ہوگی لیکن ان کا پھٹنا اور ریزہ ہونا ''نفخہ اولیٰ'' کے وقت ہوگا۔(اشرف الحواشی:695)

(3) رب العزت نے فرمایا:﴿وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۝ فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ۝﴾ اور پہاڑ ریزہ ریزہ کر دیے جائیں گے، خوب ریزہ ریزہ کیا جانا۔ چنانچہ وہ اڑتا ہوا غبار بن کر رہ جائیں گے۔(الواقعہ:6،5)

سوال2: پہاڑ کیسے سراب بن جائیں گے؟

جواب: سراب ہونے کا مطلب ہوگا کہ وہ کوئی چیز نہ رہیں گے یعنی ان کا وجود ختم ہو جائے گا، نشان تک نہ رہے گا۔ قرآنِ مجید میں قیامت کے دن پہاڑوں کی صورتِ حال کے بارے میں جو کچھ بتایا گیا ہے اس کے مطابق:

(1) پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے۔﴿وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً﴾ ''اور زمین اور پہاڑوں کو اُٹھایا جائے گا اور ایک ہی چوٹ میں دونوں کو ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا۔'' (الحاقہ:14)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

(2) دُھنکی ہوئی روئی کی طرح ہو جائیں گے۔﴿وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ﴾ ''اور پہاڑ دُھنکی ہوئی رنگین اُون کی طرح ہو جائیں گے۔'' (القارعہ:5)

(3) گرد وغبار ہو جائیں گے۔﴿وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ﴿٥﴾ فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ﴿٦﴾﴾ اور پہاڑ ریزہ ریزہ کر دیئے جائیں گے۔ چنانچہ وہ پراگندہ غُبار بن کر رہ جائیں گے۔ (الواقعہ:5,6)

(4) اُن کو اُڑا دیا جائے گا۔ ﴿وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا﴾ اور وہ تم سے پہاڑوں کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ کہہ دیں میرا رب اُنہیں ریزہ ریزہ کر کے اُڑا دے گا۔ (طٰہٰ:105) (5) وہ سراب ہو جائیں گے جیسے اس آیت میں بتایا گیا۔

﴿اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا﴾

''یقیناً جہنم ہمیشہ سے ایک گھات کی جگہ ہے'' (21)

سوال 1: ﴿اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا﴾ ''یقیناً جہنم ہمیشہ سے ایک گھات کی جگہ ہے'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب: (1) ﴿اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا﴾ ''یقیناً جہنم ہمیشہ سے ایک گھات کی جگہ ہے'' اللہ تعالیٰ نے سرکشوں کے لیے جہنم کو گھات بنا دیا ہے۔ ان کے لیے لوٹنے کا مقام ہے۔ (2) کوئی بھی جہنم سے گزرے بغیر جنت میں نہیں جا سکتا۔

سوال 2: گھات کسے کہتے ہیں؟

جواب: گھات ایسی جگہ کو کہتے ہیں جہاں چھپ کر دشمن کا انتظار کیا جاتا ہے۔

سوال 3: جہنم کو گھات کیوں کہا گیا؟

جواب: (1) جہنم کو اس لئے گھات کہا گیا کہ اس کے داروغے بھی جہنمیوں کے انتظار میں گھات لگائے بیٹھے ہیں۔

(2) جہنم کو اس لئے بھی گھات کہا گیا ہے کہ خود جہنم رب کے حکم سے کافروں کے لئے گھات لگائے ہوئے ہے۔

﴿لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا﴾

''سرکشوں کے لیے ٹھکانہ ہے'' (22)

سوال: ﴿لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا﴾ ''سرکشوں کے لیے ٹھکانہ ہے'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب: ﴿لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا﴾ ''سرکشوں کے لیے ٹھکانہ ہے'' جہنم ان سرکشوں کے لیے تیار کی گئی ہے جو دنیا میں اللہ تعالیٰ کی حدود سے تجاوز کرتے رہے۔ رب العزت نے فرمایا: ﴿اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ ۭ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ﴾ ''آج ہر شخص کو بدلہ دیا جائے گا جو اُس نے کمایا تھا، آج کوئی ظلم نہیں، یقیناً اللہ تعالیٰ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔'' (المومن:17)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

﴿لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا﴾

’’جس میں وہ عرصۂ دراز تک پڑے رہنے والے ہیں‘‘(23)

سوال:﴿لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا﴾’’جس میں وہ عرصۂ دراز تک پڑے رہنے والے ہیں‘‘اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب:(1)﴿اَحْقَابًا﴾ حقبہ کی جمع ہے اور حقبہ بمعنی اسی سال کا عرصہ یا اس سے زائد مدت، طویل اور غیر معینہ مدت۔(مفردات)

(2)اور اس کی جمع حقب بھی آتی ہے اور احقاب بھی یعنی اہل دوزخ پر جب ایک حقبہ گزر جائے گا تو دوسرا حقبہ شروع ہو جائے گا۔ پھر تیسرا گویا وہ لامتناہی مدت تک دوزخ میں ہی پڑے رہیں گے۔ (تیسیر القرآن:584/4)

(3)حقب بہت سے مفسرین کے قول کے مطابق اسی سال کا عرصہ ہے۔

(4)نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم جہنم سے کوئی شخص بہت لمبی مدت رہے بغیر نہیں نکلے گا۔(مختصر ابن کثیر:2177/2)

﴿لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا﴾

’’اُس میں نہ وہ کسی ٹھنڈک کو چکھیں گے اور نہ پینے کی چیز کو‘‘(24)

سوال:﴿لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا﴾’’اُس میں نہ وہ کسی ٹھنڈک کو چکھیں گے اور نہ پینے کی چیز کو‘‘اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب:’’اُس میں نہ وہ کسی ٹھنڈک کو چکھیں گے اور نہ پینے کی چیز کو‘‘یعنی وہ جہنم میں کوئی ایسی چیز نہیں پائیں گے جو ان کی پیاس بجھا دے یا ان کو ٹھنڈک پہنچا دے۔ اہلِ جہنم کو سزا کے طور پر ٹھنڈک اور پینے کے پانی سے محروم کیا جائے گا۔

﴿اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا﴾

’’مگر کھولتا ہوا پانی اور بہتی پیپ‘‘(25)

سوال:﴿اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا﴾’’مگر کھولتا ہوا پانی اور بہتی پیپ‘‘اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب:(1)﴿اِلَّا حَمِيْمًا﴾’’مگر کھولتا ہوا پانی‘‘یعنی ایسا کھولتا ہوا پانی ہو گا جو آنتوں کو کاٹ ڈالے۔

(2)﴿وَّغَسَّاقًا﴾’’اور بہتی پیپ‘‘یعنی اہل جہنم کو پینے کے لیے ایسی پیپ ملے گی جو انتہائی بدبودار ہو گی۔

﴿جَزَآءً وِّفَاقًا﴾

’’جو پورا پورا بدلہ ہے‘‘(26)

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com

سوال:﴿جَزَآءً وِّفَاقًا﴾ ''جو پورا پورا بدلہ ہے'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب:(1)﴿جَزَآءً وِّفَاقًا﴾ ''جو پورا پورا بدلہ ہے'' یہ ظالموں کے اعمال کا پورا پورا بدلہ ہے۔

(2)ابن زید رحمہ اللہ کا قول ہے جنہوں نے برے اعمال کیے انہیں برا بدلہ اور جنہوں نے اچھے اعمال کیے انہیں اچھا بدلہ ملے گا پھر انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تلاوت کی ﴿ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوا السُّوْٓاٰى اَنْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَكَانُوْا بِهَا يَسْتَهْزِءُوْنَ﴾ ''پھر جن لوگوں نے بُرے کام کیے تھے، اُن کا انجام بہت ہی بُرا ہوا کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلایا تھا اور وہ اُن کا مذاق اُڑاتے تھے۔'' (الروم:10)(جامع البیان:17/30)

(3)اعمال کے پورے بدلے کے بارے میں ایک اور جگہ رب العزت نے فرمایا:﴿وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ﴾ ''اور بُرائی کا بدلہ اُس جیسی ایک بُرائی ہے، پھر جو کوئی معاف کردے اور اصلاح کرے تو اُس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ یقیناً وہ ظالموں سے محبت نہیں کرتا۔ (الشوریٰ:40)

﴿اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا﴾

''یقیناً وہ کسی حساب کی امید نہیں رکھتے تھے'' (27)

سوال:﴿اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا﴾ ''یقیناً وہ کسی حساب کی امید نہیں رکھتے تھے'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب:﴿اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا﴾ ''یقیناً وہ کسی حساب کی امید نہیں رکھتے تھے'' یعنی وہ قیامت کے دن پر، حساب کتاب پر ایمان نہیں رکھتے تھے، نہ اس پر یقین رکھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اچھے برے اعمال کا بدلہ دے گا۔ اس لیے وہ آخرت کو ایک فضول اور لایعنی معاملہ سمجھتے تھے۔

﴿وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا﴾

''اور انہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا، بری طرح جھٹلا دینا'' (28)

سوال:﴿وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا﴾ ''اور انہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا، بری طرح جھٹلا دینا'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب:﴿وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا﴾ ''اور انہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا، بری طرح جھٹلا دینا'' یعنی انہوں نے ہماری آیات کو واضح طور پر جھٹلایا۔ جب ان کے پاس ہمارے واضح دلائل آئے تو انہوں نے تکذیب کی۔

﴿وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا﴾

''اور ہم نے ہر چیز کو ایک کتاب میں شمار کر رکھا ہے'' (29)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال:﴿وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَٰهُ كِتَٰبًا﴾ ''اور ہم نے ہر چیز کو ایک کتاب میں شمار کر رکھا ہے'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب:(1)﴿وَكُلَّ شَيْءٍ﴾ ''اور ہر چیز کو'' یعنی ہر چھوٹے بڑے، اچھے برے عمل کو۔ رب العزت کا فرمان ہے:﴿مَا يَلْفِظُ مِن قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ﴾ ''کوئی لفظ وہ نکال نہیں پاتا مگر ایک تیار نگران اُس کے پاس ہوتا ہے'' (ق:18)

(2)﴿أَحْصَيْنَٰهُ كِتَٰبًا﴾ ''ہم نے ایک کتاب میں شمار کر رکھا ہے'' اللہ تعالیٰ نے اسے لوح محفوظ میں ثبت کر رکھا ہے۔ پس مجرم یہ نہ سمجھ لیں کہ ہم نے ان کو ایسے گناہوں کی سزا دی ہے جو انھوں نے کیے ہی نہیں اور نہ وہ یہ سمجھ لیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال میں سے کسی عمل کو ضائع کر دے گا یا ان میں سے کوئی ذرہ بھر عمل بھول جائے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:﴿وَوُضِعَ ٱلْكِتَٰبُ فَتَرَى ٱلْمُجْرِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا فِيهِ وَيَقُولُونَ يَٰوَيْلَتَنَا مَالِ هَٰذَا ٱلْكِتَٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّآ أَحْصَىٰهَا ۚ وَوَجَدُوا۟ مَا عَمِلُوا۟ حَاضِرًا ۗ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَدًا﴾ ''اور کتاب اعمال رکھ دی جائے گی، پس آپ مجرموں کو دیکھیں گے کہ وہ اس سے ڈرنے والے ہوں گے جو اس میں ہوگا اور کہیں گے کہ ہائے ہماری کم بختی! یہ کتاب کیسی ہے جس نے چھوٹا بڑا کچھ بھی نہیں چھوڑا مگر اس کو شمار کر رکھا ہے اور جو بھی انہوں نے کیا تھا وہ سب اس کو سامنے پائیں گے اور آپ کا رب کسی ایک پر ظلم نہیں کرتا''۔ (الکھف:49) (تفسیر سعدی:2900/3)

(3) ذرہ برابر عمل بھی ضائع نہیں کیا جائے گا رب العزت نے فرمایا:﴿فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُۥ ﴿٧﴾ وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُۥ ﴿٨﴾﴾ ''تو جو ذرّہ برابر نیکی کرے گا وہ اُس کو دیکھ لے گا۔ اور جو ذرّہ برابر بدی کرے گا وہ اُس کو دیکھ لے گا'' (الزلزال:7,8)

﴿فَذُوقُوا۟ فَلَن نَّزِيدَكُمْ إِلَّا عَذَابًا﴾

''پس تم چکھو کہ ہم عذاب کے سوا تمہارے لیے ہرگز کچھ اضافہ نہ کریں گے'' (30)

سوال:﴿فَذُوقُوا۟ فَلَن نَّزِيدَكُمْ إِلَّا عَذَابًا﴾ ''پس تم چکھو کہ ہم عذاب کے سوا تمہارے لیے ہرگز کچھ اضافہ نہ کریں گے'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب:(1)﴿فَذُوقُوا۟﴾ ''پس تم چکھو'' مجرموں کو شرمندہ کرنے کے لیے کہا جائے گا کہ تم تو حساب کتاب کو مانتے ہی نہ تھے اب اپنے اعمال کا مزہ چکھو۔

(2)﴿فَلَن نَّزِيدَكُمْ إِلَّا عَذَابًا﴾ ''کہ ہم عذاب کے سوا تمہارے لیے ہرگز کچھ اضافہ نہ کریں گے'' مستقبل میں تو یہ عذاب بڑھتے ہی چلے جائیں گے۔

(3) جہنم کے عذاب کی سختی اور اس میں اضافے کے بارے میں رب العزت نے مختلف مقامات پر اس طرح فرمایا:﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ بِـَٔايَٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيهِمْ نَارًا ۖ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُم بَدَّلْنَٰهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا۟ ٱلْعَذَابَ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَزِيزًا حَكِيمًا﴾

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''بلاشبہ جن لوگوں نے ہماری آیات کا کفر کیا بہت جلد ہم انہیں آگ میں ڈالیں گے، جب کبھی ان کی کھالیں گل سڑ جائیں گی تو ہم انہیں اس کے علاوہ کھالیں بدل دیں گے تاکہ وہ عذاب چکھیں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے ہی سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے'' (النساء:56)

(4)﴿وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِهٖ ۭ وَنَحْشُرُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰي وُجُوْهِهِمْ عُمْيًا وَّبُكْمًا وَّصُمًّا ۭ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا﴾ ''اور جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے، تو وہی ہدایت پانے والا ہے اور جسے وہ گمراہ کرتا ہے تو آپ اللہ تعالیٰ کے سوا اُن کا کوئی سرپرست ہرگز نہیں پائیں گے، اور ہم قیامت کے دن اُنہیں اُن کے چہروں کے بل اندھا، گونگا اور بہرہ اُٹھائیں گے، اُن کا ٹھکانہ جہنم ہے، جب کبھی وہ بجھنے لگے گی تو ان کے بھڑکنے کو ہم اور زیادہ کر دیں گے''۔ (اسراء:97)

﴿ہم کیا کریں؟﴾

☆ آخرت کے حساب کتاب کو ہر وقت ذہن میں حاضر رکھنا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔

﴿اپنا جائزہ لینا ہے﴾

نمبر شمار	کیا میرے دل کو یقین ہے کہ	ہاں	نہیں	کسی حد تک	بہت حد تک
1	اللہ تعالیٰ نے زمین کو فرش بنایا ہے؟				
2	پہاڑوں کو میخوں کی طرح گاڑ دیا ہے؟				
3	انسانوں کو جوڑوں کی شکل میں پیدا کیا ہے؟				
4	اللہ تعالیٰ نے نیند کو باعثِ سکون بنایا ہے؟				
5	اللہ تعالیٰ نے رات کو پردہ پوش بنایا ہے؟				
6	اللہ تعالیٰ نے اوپر سات مضبوط آسمان قائم کیے ہیں؟				
7	اللہ تعالیٰ نے ایک نہایت روشن اور گرم چراغ پیدا کیا ہے؟				
8	اللہ تعالیٰ نے بادلوں سے بارش برسائی اور اس کے ذریعے غلہ، سبزی اور گھنے باغ اگائے ہیں؟				
9	جس روز صور میں پھونک ماری جائے گی، سب فوج در فوج نکل آئیں گے؟				

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	کیا میرے دل کو یقین ہے کہ	ہاں	نہیں	کسی حد تک	بہت حد تک
10	آسمان کھول دیا جائے گا حتیٰ کہ دروازے ہی دروازے بن کر رہ جائے گا؟				
11	پہاڑ چلائے جائیں گے یہاں تک کہ وہ سراب ہو جائیں گے؟				
12	بے شک فیصلے کا دن ایک مقرر وقت ہے؟				
13	جہنم سرکشوں کا ٹھکانہ ہے جس میں وہ مدتوں پڑے رہیں گے؟				
14	اس کے اندر کسی ٹھنڈک اور پینے کے قابل کسی چیز کا مزہ وہ نہ چکھیں گے؟				
15	گرم پانی اور زخموں کا دھوون ان کے کرتوتوں کا بھرپور بدلہ ہوگا؟				
16	اللہ تعالیٰ نے ہر چیز گن گن کر لکھ رکھی ہے؟				

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رکوع نمبر 2

رکوع کے مقاصد

اس رکوع کو پڑھنے کے بعد ہمیں اس قابل ہو جانا چاہیے کہ

(1) اللہ سے ڈر کر رہنا سیکھ سکیں۔ (النبا:31)

(2) رب کی طرف پلٹنے کا راستہ اختیار کر سکیں۔ (النبا:39)

﴿إِنَّ لِلۡمُتَّقِينَ مَفَازًا﴾

''یقیناً اللہ تعالیٰ سے ڈر جانے والوں کے لیے کامیابی کا ایک مقام ہے'' (31)

سوال: ﴿إِنَّ لِلۡمُتَّقِينَ مَفَازًا﴾ ''یقیناً اللہ تعالیٰ سے ڈر جانے والوں کے لیے کامیابی کا ایک مقام ہے'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب: (1) ﴿إِنَّ لِلۡمُتَّقِينَ﴾ ''یقیناً اللہ تعالیٰ سے ڈر جانے والوں کے لیے'' یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ سے ثواب کی اُمید رکھتے ہوئے اس کی اطاعت کرتے ہیں اور اس کے عذاب کے خوف سے اس کی نافرمانی سے رک گئے۔

(2) ﴿مَفَازًا﴾ ''کامیابی ایک مقام ہے'' ان کے لیے کامیابی ہے یعنی جہنم سے دوری اور جنت میں داخلہ۔

(3) قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ دوزخ سے جنت کی طرف جانے میں کامیاب ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے اس کی رحمت کی طرف جانے میں کامیاب ہو گئے۔ (جامع البیان: 19/30)

(4) رب العزت نے فرمایا: ﴿يَطُوفُ عَلَيۡهِمۡ وِلۡدَٰنٌ مُّخَلَّدُونَ (١٧) بِأَكۡوَابٍ وَأَبَارِيقَ وَكَأۡسٍ مِّن مَّعِينٍ (١٨) لَّا يُصَدَّعُونَ عَنۡهَا وَلَا يُنزِفُونَ (١٩) وَفَٰكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُونَ (٢٠) وَلَحۡمِ طَيۡرٍ مِّمَّا يَشۡتَهُونَ (٢١) وَحُورٌ عِينٌ (٢٢) كَأَمۡثَٰلِ ٱللُّؤۡلُوِٕ ٱلۡمَكۡنُونِ (٢٣) جَزَآءَۢ بِمَا كَانُواْ يَعۡمَلُونَ (٢٤)﴾ ''ان پر نوخیز لڑکے چکر لگائیں گے جو ہمیشہ (لڑکے ہی) رکھے جائیں گے۔ اُن پر جاری چشمے کی شراب کے ساغر، صراحیاں اور جام پیش کریں گے۔ اس سے نہ وہ سر درد میں مبتلا ہوں گے اور نہ وہ بہکیں گے۔ اور پھل بھی جو وہ پسند کریں گے۔ اور پرندوں کا گوشت بھی جس کی وہ خواہش کریں گے۔ اور گورے جسم، سیاہ بڑی بڑی آنکھوں والی عورتیں (ہوں گی)۔ گویا چھپا کر رکھے ہوئے موتی ہوں۔ اُن کاموں کے بدلے جو وہ کیا کرتے تھے۔'' (الواقعۃ: 17,24)

﴿حَدَآئِقَ وَأَعۡنَٰبًا﴾

''باغات اور انگور ہیں'' (32)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال:﴿حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا﴾''باغات اور انگور ہیں'' کی وضاحت کریں؟

جواب:(1)﴿حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا﴾''باغات اور انگور ہیں'' یہ کامیابی کی وضاحت ہے۔(تفسیر قرطبی 129/10)

(2)﴿حَدَآئِقَ﴾ حدیقہ کی جمع ہے اور حدیقہ ایسے باغ کو کہتے ہیں جس کے گرد حفاظت کی خاطر چار دیواری کی گئی ہو۔ایسے باغات میں بالخصوص انگوروں کا ذکر فرمایا۔کیونکہ یہی ایک ایسا پھل ہے جو پورے کا پورا کھایا جاسکتا ہے نہ اس کا چھلکا اتارنا پڑتا ہے اور نہ اس میں گٹھلی یا بیج ہوتے ہیں اور اگر بیج ہوتے ہیں تو صرف بڑے سائز کے انگور میں جس سے منقیٰ بنتا ہے۔یہ بیج بھی اگر کوئی شخص کھالے تو کچھ حرج نہیں۔

(تیسیر القرآن:585/4)(3)یعنی وہ باغات جن میں درختوں اور پھلوں کی تمام قسمیں جمع ہوں۔

(4)﴿وَاَعْنَابًا﴾ اور انگور ہیں'' رب العزت نے انگوروں کی کثرت کی وجہ سے خاص طور پر ان کا ذکر فرمایا ہے۔

﴿وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا﴾

''اور نوخیز ہم عمر لڑکیاں ہیں''(33)

سوال:﴿وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا﴾''اور نوخیز ہم عمر لڑکیاں ہیں''اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب:(1)﴿وَّكَوَاعِبَ﴾''اور نوخیز لڑکیاں''اس سے مراد ابھرے ہوئے پستانوں والی کنواری لڑکیاں ہیں جن کے پستان ان کے شباب،ان کی قوت اور ان کی تازگی کے باعث ڈھیلے نہیں پڑے۔(تفسیر سعدی:2901/3)

(2)﴿اَتْرَابًا﴾''ہم عمر''ہم عمر عورتیں ایک دوسرے سے محبت کرنے والی ہوتی ہیں۔یہ جوانی کی معتدل عمر تقریباً تینتیس سال ہوتی ہے۔

(3)ہم عمر ہونے سے مراد یا تو شوہروں کی ہم عمر ہیں یا آپس میں ہم عمر ہیں۔

﴿وَّكَاْسًا دِهَاقًا﴾

''اور چھلکتے ہوئے جام ہیں''(34)

سوال:﴿وَّكَاْسًا دِهَاقًا﴾''اور چھلکتے ہوئے جام ہیں''اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب:﴿وَّكَاْسًا دِهَاقًا﴾''اور چھلکتے ہوئے جام ہیں''انہیں پاکیزہ شراب کے لبالب جام ملیں گے جن میں پینے والوں کے لئے لذت ہو گی۔

﴿لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا﴾

''اُس میں نہ وہ کوئی لغو سنیں گے اور نہ کوئی جھوٹ''(35)

سوال:﴿لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا﴾''اس میں نہ وہ کوئی لغو سنیں گے اور نہ کوئی جھوٹ''اس آیت کی وضاحت کریں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب: (1) ﴿لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا﴾ ''اس میں وہ نہیں سنیں گے'' وہ جنت میں نہیں سنیں گے۔

(2) ﴿لَغْوًا﴾ ''کوئی لغو'' کوئی باطل قول۔ (3) ﴿وَّلَا كِذّٰبًا﴾ ''اور نہ کوئی جھوٹ۔'' (جامع البیان: 21/30)

(4) رب العزت نے فرمایا: ﴿لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا (٢٥) اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا (٢٦)﴾ ''نہ اُس میں وہ بے ہودہ گفتگو سُنیں گے اور نہ کوئی گناہ میں ڈالنے والی بات۔ مگر یہ کہنا کہ سلام ہے، سلام ہے۔ (الواقعہ: 25,26)

(5) جنت کی شراب میں سرور کے ساتھ نشہ نہیں ہوگا اس لئے منہ سے بے ہودہ باتیں نہیں نکلیں گی۔

(6) جنت دارالسلام ہے جہاں عیب یا برائی کی کوئی بات نہیں ہوگی۔ (مختصر ابن کثیر 2178/3)

﴿جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا﴾

''تیرے رب کی جناب سے یہ بدلہ ہے جو کافی انعام ہے'' (36)

سوال: ﴿جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا﴾ ''تیرے رب کی جناب سے یہ بدلہ ہے جو کافی انعام ہے'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب: (1) ﴿جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ﴾ ''تیرے رب کی جناب سے یہ بدلہ ہے'' رب کی طرف سے نیک لوگوں کو جو انعام ملے گا ان کے نیک اعمال کا بدلہ ہوگا۔ (2) ﴿عَطَآءً حِسَابًا﴾ ''جو کافی انعام ہے'' یہ انعامات کافی اور بہت ہوں گے۔

(3) ان کے اعمال کے سبب سے جن کی توفیق سے اللہ تعالیٰ نے بہرہ مند کیا اور ان کو اپنی تکریم واکرام تک پہنچنے کا ذریعہ بنایا۔ (سعدی: 2901/3)

﴿رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا﴾

''جو آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے ان سب کا رب ہے۔ وسیع رحمت والا ہے، کسی کو اُس سے بات کرنے کی قدرت نہ ہوگی'' (37)

سوال: ﴿رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا﴾ ''جو آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے ان سب کا رب ہے۔ وسیع رحمت والا ہے، کسی کو اُس سے بات کرنے کی قدرت نہ ہوگی'' اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب: (1) ﴿رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا﴾ ''جو آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ اُن کے درمیان ہے ان سب کا رب ہے۔'' جس رب نے انہیں یہ انعامات دیے وہ آسمانوں اور زمین کا خالق ہے اور ان کا انتظام کرنے والا ہے۔

(2) ﴿الرَّحْمٰنِ﴾ ''وسیع رحمت والا ہے'' جس کی رحمت ہر چیز پر سایہ کناں ہے۔ پس اس نے ان کی نشوونما کی، ان پر رحم کیا اور ان کو لطف وکرم سے نوازا حتی کہ انھوں نے بہت کچھ پالیا۔ (تفسیر سعدی: 2901/3)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

(3)﴿لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا﴾ ’’کسی کو اُس سے بات کرنے کی قدرت نہ ہوگی۔‘‘ اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن اپنی عظیم بادشاہت کے بارے میں ذکر فرمایا ہے کہ اس دن ساری مخلوق اس کے سامنے خاموش ہوگی کسی کی مجال نہیں ہوگی اس کی مرضی کے خلاف لب ہلا سکے۔

(4)اس سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت، اس کا جلال، اُس کا رُعب اور اس کی ہیبت ایسی ہوگی کہ کوئی اس سے بات کرنے کی جرأت نہ کر سکے گا۔

(5)اللہ تعالیٰ سے بات کرنے کی طاقت نہ ہونے کی وجہ سے ہی کوئی اس کی اجازت کے بغیر سفارش نہیں کرے گا یعنی باوجود اس قدر لطف ورحمت کے عظمت وجلال ایسا ہے کہ کوئی اس کے سامنے لب نہیں ہلا سکتا۔ رب العزت نے فرمایا: ﴿مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِـيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـــُٔـوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَھُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ﴾ ’’کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اُس کی جناب میں سفارش کرے، وہ جانتا ہے جو اُن کے آگے ہے اور جو اُن کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا بھی احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ چاہے، اس کی کرسی آسمانوں اور زمین کو سموئے ہوئے ہے اور ان دونوں کی حفاظت اُسے نہیں تھکاتی اور وہی سب سے بلند، سب سے بڑا ہے۔‘‘ (البقرہ:255)

﴿يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ صَفًّا ڄ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا﴾

’’جس دن جبرئیل اور فرشتے صف بستہ کھڑے ہوں گے کوئی بات نہیں کرے گا مگر جس کو رحمٰن اجازت دے گا اور وہ درست بات کہے گا‘‘ (38)

سوال: ﴿يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ صَفًّا ڄ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا﴾ ’’جس دن جبرئیل اور فرشتے صف بستہ کھڑے ہوں گے کوئی بات نہیں کرے گا مگر جس کو رحمٰن اجازت دے گا اور وہ درست بات کہے گا‘‘ آیت کے اس حصے کی وضاحت کریں؟

جواب: (1)﴿يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ﴾ ’’جس دن جبرئیل‘‘ جس دن روح الامین یعنی سیدنا جبرئیل علیہ السلام کھڑے ہوں گے جو تمام فرشتوں سے افضل ہیں۔

(2)﴿وَالْمَلٰۗىِٕكَةُ صَفًّا﴾ ’’اور فرشتے صف بستہ کھڑے ہوں گے‘‘ اور تمام فرشتے صف باندھے اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑے ہوں گے۔

(3)﴿لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ﴾ ’’کوئی بات نہیں کرے گا‘‘ وہ اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کلام نہیں کر سکیں گے۔

(4)﴿اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ﴾ ’’مگر جس کو رحمٰن اجازت دے گا‘‘ اس دن انبیاء کے سوا کسی کو بات کرنے کی جرأت نہیں ہوگی۔ ﴿يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ﴾ ’’وہ جانتا ہے جو اُن کے سامنے ہے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اور جو اُن کے پیچھے ہے اور وہ سفارش نہیں کرتے مگر اس کے لیے جسے اللہ تعالیٰ پسند کرے اور وہ اس کے خوف سے ڈرنے والے ہیں۔" (الانبیاء:28)

(5) قیامت کے دن کی سفارش کے بارے میں رب العزت نے فرمایا:﴿يَوْمَئِذٍ لَّا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا﴾ "اُس دن سفارش فائدہ نہ دے گی مگر جس کو رحمن اجازت دے گا اور اس سے بات کرنا پسند فرمائے گا۔" (طٰہٰ:109)

(6)﴿وَقَالَ صَوَابًا﴾ "اور وہ درست بات کہے گا" یعنی وہ جو بات کریں گے ٹھیک بات ہوگی۔قول صواب یعنی سب سے زیادہ سچا اور صحیح کلمہ لا الہ الا اللہ ہے یعنی انبیاء توحید پرستوں ہی کی سفارش کریں گے"۔(مختصر ابن کثیر:2179/2)

﴿ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۖ فَمَن شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ مَآبًا﴾

"یہ دن برحق ہے تو جو شخص چاہے اپنے رب کی طرف لوٹنے کی جگہ بنالے" (39)

سوال:﴿ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۖ فَمَن شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ مَآبًا﴾ "یہ دن برحق ہے تو جو شخص چاہے اپنے رب کی طرف لوٹنے کی جگہ بنالے" اس آیت کی وضاحت کریں؟

جواب:(1)﴿ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ﴾ "یہ دن برحق ہے" یہ یعنی قیامت کا دن جس دن روح اور فرشتے صف باندھے کھڑے ہوں گے۔یہ دن واقعی حق ہے یعنی ہر صورت آنے والا ہے۔

(2)﴿فَمَن شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ مَآبًا﴾ "تو جو شخص چاہے اپنے رب کی طرف لوٹنے کی جگہ بنالے" یعنی عمل اور اچھی بات کرے جو قیامت کے دن اس کی طرف لوٹے گی۔(تفسیر سعدی:2902/3)

(3) اب جو چاہے عزت کے ساتھ اپنے رب کے پاس جانے کی تیاری کرلے۔(مختصر ابن کثیر:2179/2)

﴿إِنَّا أَنذَرْنَاكُمْ عَذَابًا قَرِيبًا يَوْمَ يَنظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ وَيَقُولُ الْكَافِرُ يَا لَيْتَنِي كُنتُ تُرَابًا﴾

"یقیناً ہم نے تمہیں اُس عذاب سے خبردار کردیا ہے جو قریب ہی ہے، جس دن انسان وہ دیکھ لے گا جو اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجا، اور کافر کہے گا:"اے کاش میں مٹی ہوتا!" (40)

سوال1:﴿إِنَّا أَنذَرْنَاكُمْ عَذَابًا قَرِيبًا﴾ "یقیناً ہم نے تمہیں اُس عذاب سے خبردار کردیا ہے جو قریب ہی ہے" آیت کے اس حصہ کی وضاحت کریں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جواب:(1)﴿اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ﴾ ''یقیناہم نے تمہیں خبردار کر دیا ہے''لوگو!ہم نے تمہیں خبردار کر دیا ہے۔

(2)﴿عَذَابًا قَرِيْبًا﴾ ''اُس عذاب سے جوقریب ہی ہے''وہ عذاب جوقریب آچکا ہے۔آنے والی چیز کوقریب ہی سمجھو۔رب العزت نے فرمایا:﴿كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰهَا﴾ ''جس دن وہ اُسے دیکھ لیں گےتو (سمجھیں گے) گویا کہ وہ نہیں ٹھہرے مگرایک شام یا اُس کی ایک صبح۔'' (النازعات:46)

سوال2:﴿يَوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ﴾ ''جس دن انسان وہ دیکھ لے گاجواس کے ہاتھوں نے آگے بھیجا''اس کی وضاحت کریں؟

جواب:(1)﴿يَوْمَ﴾ ''جس دن''یعنی حشر کے دن۔

(2)﴿يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ﴾ ''انسان وہ دیکھ لے گاجواس کے ہاتھوں نے آگے بھیجا''اپنے چھوٹے بڑے،اچھے برے سارے اعمال کو۔

(3)رب العزت نے فرمایا:﴿وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰىهَا ۚ وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ۭ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا﴾ ''اور کتاب اعمال رکھ دی جائے گی، پس آپ مجرموں کودیکھیں گے کہ وہ اس سے ڈرنے والے ہوں گے جواس میں ہوگا اور کہیں گے کہ ہائے ہماری کم بختی!یہ کتاب کیسی ہے جس نے چھوٹا بڑا کچھ بھی نہیں چھوڑا مگراس کوشمار کر رکھا ہے اور جو بھی انہوں نے کیا تھا وہ سب اس کو سامنے پائیں گے اور آپ کا رب کسی ایک پرظلم نہیں کرتا۔'' (الکھف:49)

(4)آخرت میں کسی کا ذرہ برابر عمل بھی ضائع نہیں جائے گا رب العزت نے فرمایا:﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ﴾ ''توجوذرّہ برابرنیکی کرے گاوہ اُس کودیکھ لے گا۔اور جوذرّہ برابر بدی کرے گاوہ اُس کودیکھ لے گا۔'' (الزلزال:7,8)

(5)اس دن انسان کواگلے پچھلے تمام اعمال سے خبردار کر دیا جائے گا۔

(6)انسان کواس دنیا میں دیکھنا چاہیے کہ اس نے ہمیشگی کے گھر کے لئے کیا بھیجا ہے۔رب العزت نے فرمایا:﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ﴾ ''اے لوگوجوایمان لائے ہو!اللہ تعالیٰ سے ڈرجاؤاور ہرشخص کودیکھنا چاہیے کہ اُس نے کل کے لیے کیا آگے بھیجا ہے؟اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو،اللہ تعالیٰ یقیناً اُس سے پوری طرح باخبر ہے جو تم عمل کرتے ہو۔'' (الحشر:18)

(7)اگروہ (اپنے اعمال میں) کوئی بھلائی پائے تووہ اللہ تعالیٰ کی حمدوثنابیان کرے اوراگر بھلائی کے سوا کچھ اور پائے تو وہ صرف اپنے ہی نفس کوملامت کرے،اسی لیے کفارشدت حسرت وندامت کی وجہ سے موت کی تمنا کریں گے۔(تفسیر سعدی 2902/3)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

سوال3:﴿وَيَقُوۡلُ الۡكٰفِرُ يٰلَيۡتَنِيۡ كُنۡتُ تُرٰبًا﴾''اور کافر کہے گا:''اے کاش میں مٹی ہوتا!'' آیت کے اس حصے کی وضاحت کریں؟

جواب:(1)﴿وَيَقُوۡلُ الۡكٰفِرُ﴾''اور کافر کہے گا'' کافر شدت کی حسرت اور ندامت کی وجہ سے کہے گا۔

(2)﴿يٰلَيۡتَنِيۡ كُنۡتُ تُرٰبًا﴾''اے کاش میں مٹی ہوتا!'' کافر ہولناک عذاب کو دیکھ کر یہ آرزو کرے گا۔اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جانوروں کے درمیان بھی عدل کریں گے۔پھران کو حکم دیا جائے گا کہ مٹی ہوجاؤ۔جب وہ مٹی ہوجائیں گے تو کافر بھی آرزو کریں گے کہ کاش وہ بھی جانور ہوتے اور مٹی بن جاتے۔(سلسلہ احادیث صحیحہ:1966)

(3)اس وقت کافر تمنّا کریں گے کہ وہ مٹی بن جاتے یا پیدا ہی نہ ہوتے کہ عذاب آنکھوں سے دیکھتے۔(مختصر ابن کثیر:2/2179)

یَا اَرۡحَمَ الرّٰحِمِیۡنَ ہمیں کفر اور شرک سے بچالے۔یَاذَا الۡجَلَالِ وَالۡاِکۡرَام ہماری نسلوں کو بھی کفر سے بچا لینا۔(آمین)

﴿ہم کیا کریں؟﴾

☆ ہمیشہ کی کامیابی کے لیے اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔

﴿اپنا جائزہ لینا ہے﴾

نمبر شمار	کیا میرے دل کو یقین ہے کہ	ہاں	نہیں	کسی حد تک	بہت حد تک
1	رب رحمٰن ہے جو زمین اور آسمان کے درمیان کی ہر چیز کا مالک ہے؟				
2	متقیوں کے لیے جزا اور کافی انعام ہے رب کی طرف سے؟				
3	رب کے سامنے کسی کو بولنے کا یارا نہ ہوگا؟				
4	اللہ تعالیٰ کے حضور ملائکہ اور روح صف بستہ کھڑے ہوں گے؟				
5	اس روز اللہ تعالیٰ کے سامنے کوئی نہ بولے گا مگر جسے رحمٰن اجازت دے؟				
6	اللہ تعالیٰ نے اپنے عذاب سے ڈرایا ہے؟				

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

رب العزت کا ارشاد ہے

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۱﴾ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ﴿۲﴾
الَّذِىْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ﴿۳﴾

کس چیز کے بارے میں وہ ایک دوسرے سے سوال کرتے ہیں؟

بڑی خبر کے بارے میں۔جس کے بارے میں اختلاف کرنے والے ہیں۔

(سورۃ النبا:3-1)

AL-NOOR INTERNATIONAL النور

www.alnoorpk.com
Nighat Hashmi
0336-4033045
Nighat Hashmi
AlNoor International
AlNoor Products

000575